ضبط و ترتیب ادارہ الحق

از افادات حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ

مدارس عربیہ کے طلبہ

دوران تعلیم کیسی زندگی گذاریں ——— وقت کے تقاضے اور ذمہ داریاں

۲۴ شوال المکرم ۱۴۰۲ھ کو دارالحدیث میں نئے تعلیمی سال کے آغاز کے موقع پر حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ نے درس ترمذی شریف کے افتتاح کے بعد طلبہ سے حسب ذیل بصیرت افروز خطاب فرمایا جس کے مخاطب تمام دینی مدارس کے طلبہ اور اہل علم ہیں۔ (ادارہ)

(خطبہ مسنونہ اور افتتاح ترمذی شریف کے بعد)

یہ افتتاح مبارک ہو۔ حضور اقدس ؐ کا ارشاد ہے کہ جب طلبہ حدیث سیکھنے اور دین سمجھنے کے لئے تشریف لاویں تو انہیں مرحبا کہیں۔ تو بھائیو میں بھی آپ سب کی خدمت میں اصاغر و اکابر کی خدمت میں مرحبا پیش کرتا ہوں۔ طالب علم کی بڑی شان ہے اور علم کا بڑا مقام اور مرتبہ ہے۔ حدیث مبارک میں آتا ہے کہ ایک قوم کسی بیت میں جمع ہو جائے ما اجتمع قوم فی بیت من بیوت اللہ یتدارسون القرآن الا حفتہم الملائکۃ وغشیتہم الرحمۃ اللہ کے ذکر کے لئے جمع ہوتے ہیں تو عرش کرسی اور آسمانوں کے فرشتوں کے سامنے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے فرشتو! یہ میرے عباد ہیں۔ میرے اس گھر میں جمع ہوئے ہیں یہ آپ تو کہا کرتے تھے کہ اتجعل فیہا من یفسد فیہا ویسفک الدماء ملاحظہ ہو یہ تو دین سیکھنے کے لئے ملک کے مختلف اطراف سے آ کر یہاں جمع ہو گئے ہیں اور اس گرمی میں ان تکالیف میں یہ لوگ دین سیکھنے کے لئے اپنے آپ کو وقف کر رکھا ہے۔

میرے محترم بزرگو! دنیا کا ایک معمولی صدر اگر کسی کا ذکر اپنی مجلس میں کر دے تو وہ اس پر کتنا فخر کرتا ہے

کہ آج فلاں مجلس میں میرا ذکر بادشاہ نے کر دیا تو جب احکم الحاکمین ملک الملک، وہ سب فرشتوں کے سامنے ہم جیسے گنہ گاروں (ہمیں بھی سب کو اللہ تعالیٰ ان میں شامل کردے) کا ذکر فرماتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ اس طرح ایک بڑی عزت، بڑا مقام بہت بڑا درجہ ان لوگوں کو دینا چاہتے ہیں جو درس قرآن و حدیث اور اللہ کی خاطر اپنے بلاد و اماکن کو چھوڑ بیٹھے ہیں۔ تو یہ ایک بڑا مقام ہے۔

میرے بھائیو! میں بیماری کی وجہ سے اور گرمی کی وجہ سے کچھ زیادہ عرض نہیں کر سکتا۔ البتہ اتنا عرض کروں گا کہ علم اور اہل علم کی حقیقی قدر ہے تو یہ قدر اس وقت ہے کہ اس کے ساتھ عمل بھی ہو۔ فرائض اور واجبات تو ہوں گے ہی مستحبات اور سنن بھی صحیح ادا ہوں۔ اور میں آپ سے عرض کروں کہ مثلاً یہ دارالعلوم ہے اس کے مختلف شعبوں پر تقریباً ۱۱ لاکھ کے لگ بھگ روپیہ خرچ ہوتا ہے۔ یہ خطیر رقم قوم اس مدرسہ کو دیتی ہے۔ کہ اس میں دین کی کچھ خدمت ہوتی ہے۔ یہ آپ کو بھی معلوم ہے کہ اگر ہم اور آپ اپنے گھروں میں جا بیٹھ جائیں تو ہمیں کوئی دو چار دن بھی کھانا نہیں کھلائے گا۔ ہمارا بھائی کیوں نہ ہو باپ کیوں نہ ہو کیا مفت کھانا دے دے گا؟ ہرگز نہیں بلکہ کہے گا کہ جاؤ اپنی محنت مزدوری کرو کیا تیار خود بیٹھے ہو۔ مگر آپ کو قوم نظر عزت سے دیکھتی ہے۔ تو اس وجہ سے نہیں کہ تم فقراء ہو اور ان کو کھانا بانٹنے کی اور جگہ نہیں مل رہی۔ بلکہ ان کے اپنے گھروں میں ضرورت مند ہوتے ہیں بھوکے ہوتے ہیں اس پاس بھوکے پیاسے موجود ہیں۔ مگر ان کا آپ پر حسن ظن ہے، نیک گمان ہے کہ یہ باعمل لوگ ہیں، دین سیکھنے والے ہیں۔ اگر انہیں یقین آ جائے کہ یہ لوگ بھی ہماری ہی طرح اہل دنیا ہیں، دنیا کے طلبگار ہیں، دنیا کے شوقین ہیں تو اسی وقت ہمیں جواب دے دیں کہ جائیے اپنا کام کیجئے۔

میں آپ سے کیا عرض کروں اسی ہفتہ کا واقع ہے جو گذر چکا کہ میں اپنی مسجد میں تھا ایک دو مہمان آئے اور طالب علم ہی انہیں لے کر آئے۔ تو ایک شخص نے کہا کہ میں کچھ رقم مدرسہ کے لئے لایا ہوں مگر اب لانے پر خفا ہوں۔ اور پوچھتا ہوں کہ مسجد میں نماز پڑھنے گیا تو امام نے پگڑی نہیں باندھی تھی۔ اور قدمین کے درمیان فاصلہ چار انگلیوں سے زیادہ تھا۔

تو دیکھئے، پگڑی باندھنا امامت کے دوران فرض نہیں، واجب نہیں، سنت موکدہ نہیں۔ لیکن افضلیت اور استحباب تو ہے نا۔ اسی طرح نماز میں قیام کے دوران ہمارے حنفیہ حضرات کا مسلک یہ ہے کہ قدمین میں تقریباً چار انگلیوں کے فاصلہ ہو۔ غیر مقلد حضرات کی رائے ہے کہ اس سے زیادہ مسافت ہو۔ تو اس معمولی بات سے کہ وہ شخص پیشانی پر بل لئے ہوئے آیا۔ اور مجھے بھی گھور گھور کر دیکھتا تھا اور کوستا تھا کہ یہ کیسے لوگ ہیں کہ مستحب بات کے تارک ہیں۔ تو میں نے اس سے اندازہ لگایا اور آپ بھی لگالیں کہ قوم کا ہمارے اوپر

کتنا اچھا گمان ہے۔ قوم جب یہاں آتی ہے اور دارالعلوم کے ساتھ کچھ بھلائی کرتی ہے تو اس وجہ سے کہ یہاں تو سب قطب اور غوث بیٹھے ہوں گے۔ یہ سب فرائض واجبات تو کیا مستحبات اور سنن کی اشاعت کرنے والے ہوں گے۔ یہ ان کی توقع ہوتی ہے۔ آپ سے اس وجہ سے مدد کرتے ہیں گھر میں اپنے باپ کو اپنے بیٹے کو نہیں دیتے بھائی کو نہیں پڑوسی کو نہیں وطن کے غربا کو نہیں دیتے اور آپ کو دیتے ہیں یہاں پہنچاتے ہیں تو ان کا کیا خیال ہے یہ اب اگر وہ دارالعلوم میں آجائیں اور یہاں حالت یہ ہو کہ سڑک کے کنارہ پر مسجد ہے تو گاڑیاں اور بسیں تو رک کر یہاں نماز کے لئے جمع ہوں ادھر جماعت کھڑی ہو ادھر سبیل پر طلبہ نے قبضہ جما رکھا ہو اور وضو کے لئے دیر سے پہنچنے والے مہمانوں کے لئے جگہ نہ ملے، تو یہ وضو کرنے والے طلبہ جماعت پڑھنے تو آگئے مگر تاخیر سے آئے یا جلدی آئے ہیں؟ ظاہر ہے کہ پہلے آچکے ہوتے تو تکبیر اولی کو پہنچے ہوتے مسجد بھر چکی ہوتی۔ صف بھر گیا ہوتا تو آنے والے یہاں جو دارالعلوم پر خرچ کرتے ہیں اور اپنے خون پسینہ کو خرچ کرتے ہیں۔

میرے پاس کچھ عرصہ قبل ایک فوجی سپاہی آیا اور مجھے ایک طرف کر کے دارالعلوم کے لئے کچھ دینے لگا شاید سو روپیہ تھا یا اس سے کچھ زیادہ ہوگا۔ دینے پر شرمسار تھا اور آنکھوں سے آنسو جاری تھے کہا۔

لوگوں کا حسن ظن | مولوی صاحب یہ رقم بہت حقیر سی ہے تم محسوس نہیں کروگے۔ مگر یہ ایک ایسے شخص نے رقم بھیجی ہے کہ اس نے ایک وقت کھانا نہیں کھایا۔ اور اسے بچا کر آپ کے پاس بھیج دیا ہے۔ کہ طالب علموں پر خرچ ہو۔ میں سمجھا کہ وہ شخص یہ صاحب خود ہی تھے۔ اور اس کو بھی راز میں رکھنا چاہتے تھے —— تو یہ لوگ ہمارے اوپر اس لئے خرچ کرتے ہیں کہ طلبہ دین یہ غوث اور یہ قطب اور علم کا سا اور متقی ہوں گے۔ اور جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے۔ کہ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء اللہ سے علماء ڈرتے ہیں اور ان کا خیال ہے کہ اس دور میں اللہ سے ڈرنے والے یہی لوگ ہیں۔

جنید بغدادی تھے غالباً نزع کی حالت میں بھی تسبیح ہاتھ میں پکڑ رکھی تھی۔ شاگردوں نے اور مریدوں نے کہا کہ حضرت اب تو تسبیح رکھ دیں۔ فرمایا کہ اس تسبیح کی برکت سے تو اس مقام تک پہنچے ہیں مطلب یہ تھا کہ مستحب کی پیروی کرنے سے اللہ نے آج یہ مقام دے دیا۔ تو آج آپ یہ مشورہ دے رہے ہیں کہ یہ مستحب چھوڑ دیں

تو میں آپ سے یہ عرض کرتا ہوں کہ قوم ہم سے عبرت اور نصیحت لیتی ہے۔ اکیلا اکوڑہ نہیں آس پاس بلکہ سارا پاکستان آپ کی مدد کرتا ہے۔ آپ کو غور سے دیکھتا ہے۔

اہل علما کی ضرورت اور مانگ | میرے بھائیو! یہ ایک ایسا وقت آیا ہے ایسا دور آیا ہے کہ علماء کا وجود عنقا بنتا جارہا ہے۔ رمضان کی تعطیلات میں بے شمار خطوط آرہے تھے کہ برائے خدا ہمیں ایسا کوئی مدرس

عالم دے دیجئے - کہ جید عالم ہو۔ فنون پر عبور رہو، جتنی بھی تنخواہ چاہے ہم پیش کر دیں گے - مگر ایسے عالم کو ہمارے پاس بھیج دو۔ اور اگر اس کے ساتھ طلبہ بھی ہوں تو اور بھی اس کی قدر کریں گے - یہ حکومتیں اچھے ذی استعداد علماء کی تلاش میں ہیں۔ مختلف اسلامی ریاستوں سعودی عرب، کویت، بحرین اور افریقہ میں ایسے افراد کی ضرورت ہے اور ایسے لوگ بھی دارالعلوم کو اچھے جید علماء، حفاظ، قراء کے لیے رجوع کر رہے ہیں۔ رابطہ عالم اسلامی افریقی ملکوں کے لئے اچھے مستعد افراد کو اسلام کی اشاعت اور تعلیم کے لئے طلب کر رہی ہے - مگر ان کا یہ بھی مطالبہ ہوتا ہے کہ یہ علماء عربی بول چال، عربی تحریر و تقریر کا بھی استعداد رکھیں مگر ہمارے ہاں افراد کی کتنی کمی ہے۔

تو میں عرض کر رہا تھا کہ ان شاء اللہ صرف پاکستان میں نہیں سارے عالم اسلام میں اور بین الاقوامی طور پر آپ فضلاء اور اچھے علماء کی مانگ بہت بڑھ جائے گی تو اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ دارالعلوم ہی آپ کا یہ سارا وقت علم میں، عمل میں، عبادت میں خرچ ہو اور جب آپ کسی راستے سے گذریں تو لوگ دیکھ کر کہیں کہ سبحان اللہ یہ فرشتے ہیں یا انسان ہیں اور وہ دیکھ کر تعجب کریں کہ یا اللہ ایسے پرفتن دور میں ایسے پاک اخلاق والے ایسے نورانی چہروں والے ایسے باعمل ایسے نماز کی پابندی کرنے والے ایسے ایک دوسرے پر نثار ہونے والے بھی موجود ہیں۔ تو آپ سے یہ عرض کرنا تھا کہ ایک وقت آنے والا ہے جو بہت دور نہیں قریب ہے کہ تمہارے پیچھے پیچھے لوگ بھاگتے پھریں گے۔ منت سماجت کریں گے - کہ ہمارے ساتھ جا کر درس تدریس کرو - پانچ پانچ چھ چھ ہزار تنخواہوں کی پیش کش کریں گے کہ ہمارے ہاں دین پڑھاؤ - تو اللہ تعالیٰ دنیوی پوزیشن بھی دے گا - تمہاری حیثیت بہت اونچی ہو گی۔ مگر یہ شرط کہ تمہارا وقت ضائع نہ گذرے علم کے ساتھ عمل ہو سارا وقت اسی میں صرف ہو جائے۔

خواص امت کے لیے مستحب پر بھی عمل لازمی ہے

یہ لوگ نہیں مانتے کہ تم کہہ دو کہ بابا یہ تو مستحب ہے وہ کہے گا کہ ٹھیک ہے یہ مستحب ہے مگر یہ مستحب ہے تو خواص کو تو مستحب بھی ترک نہیں کرنا چاہئے۔ وہ تو مستحب کی بھی پابندی کریں جیسے حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا انہیں کہ ان مستحبات نے تو یہ درجہ دیا۔ اب مرتے وقت مستحبات کو کیوں چھوڑ دوں تسبیح کو کیوں ہاتھ سے رکھ دوں۔ تو واجب تو نہیں تھا مگر مستحب کی پیروی ترک نہیں کی جا سکی۔

غیر تعلیمی جماعتی اور سیاسی سرگرمیاں نہایت ہلاکت ہیں

بہر تقدیر میرے بھائیو! اب اندرونی حالات جو مدرسہ کے ہیں ان شاء اللہ مدرسہ سے آپ کی جو بھی خدمت ہو سکے اپنی طاقت کے مطابق کرتی رہے گی۔ اور اس میں ان شاء اللہ کمی نہیں کریں گے۔ مگر تم بھی برائے خدا کوئی ایسی حرکت نہیں کرو گے

جو مدرسہ والوں کے لئے باعث پریشانی ہو۔ مدرسہ والوں کو اس سے پریشانی ہو۔ مثلاً مدرسہ میں کئی کئی پارٹیاں طلبہ کی بن گئیں، کمرہ میں رہنے والے ایک دوسرے کے پیچھے پڑ گئے۔ یہ ضادی ہے یہ فلاں ہے اس کے پیچھے نماز نہیں ہوتی دوسرے کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔ ایک کی جگہ دو دو جماعتیں ہونے لگیں تو نماز کی جماعت جب ایک نہ رکھ سکے تو وہ آگے قوم میں اتفاق و اتحاد کیسے برپا کر سکتا ہے۔ یہ جھگڑے فساد کرنے لگ جائیں تفرقہ بازی، جتھہ بازی۔ دھڑے بازی میں لگ جائیں تو آگے قوم کی اصلاح کیسے کر سکیں گے۔ ایسے لوگ مدرسہ کے لئے اور مجھ ناچیز بیمار اور بوڑھے کے لئے انتہائی ضعف، کمزوری اور تکلیف کے باعث ہوں گے۔ تو میں آپ کی خدمت میں اس وقت تو یہ اپیل کرتا ہوں کہ جتھے نہیں بناؤ گے تفرقے میں نہیں پڑو گے آپس میں پارٹی بازی نہیں کرو گے۔ بس تعلیم اور درس و تدریس میں لگے رہیں۔ بڑے علماء راسخین اور مخلص اساتذہ اللہ پاک نے ہمیں دیئے ہیں اور جتنے بھی دارالعلوم کے ملازم ہیں سب خادم ہیں ان شاء اللہ ہم سب خدمت کریں گے۔ مگر تم لوگ بھی اللہ کی خاطر ہماری حالت پر رحم کرو گے۔ کہ یہ جماعتیں یہ انجمنیں یہ سیاست بازی یہاں نہیں کرو گے۔ اس کے لئے ہم ہرگز ہرگز تیار نہیں ہیں۔ یہ وفاق المدارس کی بھی ایک طے شدہ پالیسی ہے یہاں بھی وفاق کے مجلس شوریٰ کا سب سے بڑا اجلاس ہوا تھا اور اس میں طے ہوا ہے کہ کسی قسم کی کوئی پارٹی یا تنظیم اور جماعت نہیں ہوگی کسی مدرسہ میں۔ اور اسی رمضان میں بھی مدارس سے اساتذہ کے بارہ میں جتنے بھی خطوط آئے اساتذہ اور طلبہ کو مانگنے کے لئے۔ تو ہر ایک میں یہ بھی لکھا ہوتا کہ اس شرط پہ ہمیں اساتذہ چاہئیں۔ کہ جماعتوں اور سیاسی تنظیموں والی بیماری ان میں نہ ہو۔ جتھہ بندی اور پارٹی بازی نہ کرے۔ ورنہ ہم ایسے لوگوں کو رکھنے کے لئے تیار نہ ہوں گے۔

تو میں آپ سے یہ عرض کروں کہ آپ سب یہاں علم کے لئے آئے ہیں۔ ماں باپ نے تمہیں علم کے حصول کے لئے یہاں بھیجا ہے۔ آپ سب کا اپنا مدرسہ ہے۔ حتی الامکان ہم خدمت کی کوشش کرتے رہیں گے ان شاء اللہ۔ مگر یہ لازمی ہے کہ آپ سب آپس میں متفق رہیں آپس میں جھگڑے نہ ہوں باہمی اختلافات نہ ہوں۔ ایک دوسرے سے قربان ہوتے ہوں ایک دوسرے کے غیبت اور برائی نہ ہوں اور اپنے اساتذہ کا ادب کرو گے۔

ادب اور یہ یاد رکھیں کہ علم ادب ہی سے آتا ہے۔ استاد کا ادب کرو گے اور خدمت بھی تو علم اللہ تعالیٰ دے دے گا۔ اگر استاد کا ادب اور خدمت نہ ہو تو علم بھی نہ ہوگا۔ پھر دیکھئے یہاں خدمت بھی استاد کی کونسی بڑی کرنی ہے کوئی بھینس نہیں گائے نہیں کہ چرانی ہے نہ کوئی گھاس استاد کے لئے کاٹ کر لاتا ہے کپڑے دھونے نہیں سوائے اس کے کہ استاذ کا احترام ملحوظ رکھو۔ ہم دیوبند میں ہوتے تھے تو جس راستہ پر

سامنے سے استاد آجاتا تو ہم راستہ چھوڑ کر ایک طرف ہو جاتے کہ کہیں ان کے احترام اور عظمت کے خلاف نہ ہو جائے۔ ان کی عظمت ادب اور احترام کی وجہ سے راستہ چھوڑ دیتے تو یہ باتیں آپ کو ملحوظ رکھنی چاہئیں۔

منکرات سے اعراض | مستحبات پر عمل، منکرات سے بچنا، بعض لوگ کمروں میں سگریٹ پھونکتے ہیں یہ بہت غلط بات ہوگی۔ داڑھی ایک مشت سے کم تراشنا بھی فسق ہے۔ داڑھی مونڈنا بھی فسق ہے۔ اور مشت بھر سے کم تراشنا بھی فسق ہے۔

سنّت | دیکھئے یہ سنت کا لیبل جب ہم اپنے اوپر لگاتے ہیں تو خود تو سنت پر عامل ہو جائیں، خود سنّت پر عامل نہ ہوں گے اور باہر جاکر پرویز اور منکرین حدیث سے کہیں گے کہ سنّت حجت ہے۔ اطیعو اللہ واطیعوا الرسول کہیں گے تو وہ کہے گا مولوی صاحب ذرا اپنے چہرے کو دیکھ لو۔ کیا تمہارا یہ چہرہ اور داڑھی سنت پر پوری اترتی ہے کیا یہ اطیعوا الرسول ہے تمہارے چہرے کا سائن بورڈ تو سنت کے خلاف ہے تو ہم دوسروں کو کس طرح سنّت پر کاربند رہنے کی بات کر سکیں گے۔ جب خود عمل نہیں ہو گا۔ ان باتوں میں آپ کا نقصان نہیں بلکہ آپ ہی کا فائدہ ہو گا۔ اور ان شاء اللہ علم میں بہت خیر و برکت ہو گی۔ ٹھیک ہے نا؟ ان شاء اللہ آپ سب کو اللہ تعالیٰ ان قواعد شرعیہ پر کاربند رہنے کی توفیق دے گا اور اللہ تعالیٰ دنیا اور عقبیٰ دونوں بہتر کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ سب کو علم باعمل نصیب کر دے۔ ہمیں بھی اللہ تعالیٰ آپ کی خدمت کے لئے صحت عطا فرمائے۔

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین